Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Ph:+91-1872-220186, Fax: +91-1872-224186, Mob. +91-98154-94687, E-mail:ansarullahbharat@gmail.com

حوالہ/Ref   تاریخ/Date

توحیدِ الٰہی کے تناظر میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایمان افروز تذکرہ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 27/فروری 2026ء (۲۷ تبلیغ ۱۴۰۵ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

تمام انبیاء دنیا میں توحید کے قیام کے لیے آئے ہیں اور انہوں نے اپنی قوموں کو اس کی تعلیم دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی اسی پیغام کو لے کر آئے، اسی کام کو جاری رکھنے کے لیے آئے۔ آپؐ نے شرک کے خلاف اگر جہاد کیا تو بغیر دلیل کے نہیں بلکہ شرک کی برائی سمجھائی اور اس کو سمجھا کر اس کے خلاف نفرت پیدا کی۔ آپؐ کی یہ تعلیم جس نے آپؐ کے ماننے والوں پر اثر کیا اس لیے پُراثر تھی کہ خود آپؐ کا ہر قول و فعل اس کی حقیقی تصویر تھا۔ آپؐ کو فکر تھی کہ جس طرح دوسری قوموں نے اپنے انبیاء کو سجدے کی جگہ بنا لیا ہے مسلم امّہ میں بھی یہ خوفناک گناہ پیدا نہ ہو جائے۔ قرآن کریم میں بار بار مختلف پہلوؤں سے ہمیں توحید کی تعلیم دی گئی ہے۔

جیسے کہ اللہ تعالیٰ سورہ انبیاء میں فرماتا ہے: وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ۔ اور ہم نے تجھ سے پہلے کبھی کوئی رسول نہیں بھیجا مگر ہم اس کی طرف وحی کرتے تھے کہ یقیناً میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری ہی عبادت کرو۔

قرآن کریم کے آخر میں اللہ اپنی توحید کا اعلان فرماتا ہے کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ۔ تُو کہہ دے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے۔ اللہ بے احتیاج ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ اور اس کا کبھی کوئی ہمسر نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں ہر قسم کے شرک کے ردّ کا اعلان فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فطرت ایسی پاکیزہ تھی

کہ توحید کی محبت آپؐ کے رگ وریشہ میں ودیعت کی گئی تھی۔

حضور فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے چند واقعات پیش کرتا ہوں۔

حضرت ام ایمنؓ بیان کرتی ہیں کہ بوانہ نامی ایک بت تھا جس کی قریش بہت تعظیم کرتے تھے۔اس کے پاس حاضری دیتے۔ابو طالب بھی وہاں اپنی قوم کے ساتھ جاتے اور رسول اللہ ﷺ کو بھی ساتھ لے کر جانا چاہتے مگر آپؐ انکار کر دیتے۔ایک دفعہ اپنی پھوپھیوں کے بہت اصرار پر وہاں چلے گئے مگر سخت خوفزدہ ہو کر واپس آ گئے اور کہا کہ مَیں نے وہاں ایک عجیب منظر دیکھا ہے۔جونہی میں بت کے قریب جانے لگتا ہوں تو ایک سفید پوش شخص چلا کر کہتا تھا کہ اے محمدؐ! پیچھے رہو اور اس بت کو مت چھوؤ۔

بعثت سے قبل خدائے واحد کی عبادت کے لیے آپؐ غار حرا میں جایا کرتے تھے جو مکہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے۔آج کل اس کو جبل نور کہتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب چالیس برس کے ہوئے۔ایک دن جبرائیلؑ نمودار ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلی وحی نازل ہوئی۔پہلی وحی کے ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو توحید باری تعالیٰ کی طرف بلانا شروع کیا اور شرک کے خلاف تعلیم دینے لگے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ اظہار سچائی کے لیے ایک مجدد اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔اس فخر میں ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ کوئی بھی نبی شریک نہیں کہ آپؐ نے تمام دنیا کو ایک تاریکی میں پایا اور پھر آپ کے ظہور سے وہ تاریکی نور سے بدل گئی۔جس قوم میں آپ ظاہر ہوئے آپ فوت نہ ہوئے جب تک کہ اس تمام قوم نے شرک کا چولہ اُتار کر توحید کا جامہ نہ پہن لیا اور نہ صرف اس قدر بلکہ وہ لوگ اعلیٰ مراتب ایمان کو پہنچ گئے اور وہ کام صدق اور وفا اور یقین کے ان سے ظاہر ہوئے کہ جس کی نظیر دنیا کے کسی حصہ میں پائی نہیں جاتی یہ کامیابی اور اس قدر کامیابی کسی نبی کو بجز آنحضرت ﷺ کے نصیب نہیں ہوئی۔یہی ایک بڑی دلیل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر کہ آپ ایک ایسے زمانے میں مبعوث ہوئے جبکہ زمانہ نہایت درجہ کی ظلمت میں پڑا ہوا تھا۔پھر آپ نے ایسے وقت میں دنیا سے انتقال فرمایا جب کہ لاکھوں انسان شرک اور بت پرستی کو چھوڑ کر توحید اور راہ راست اختیار کر چکے تھے۔بلا شبہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدم ثانی تھے بلکہ حقیقی آدم وہی تھے جن کے ذریعے اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے۔

حضور فرماتے ہیں:۔افسوس! کہ آج اُمّت محمدیہ بھی توحید کے اعزاز کو بھولتی جا رہی ہے جس کی تلقین ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔توحیدِ خالص کو بھولنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی صفات پر بھی وہ خالص ایمان نہیں رہا جو ایک مسلمان کا خاصہ ہونا چاہیے۔ایسے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو ماننے والوں کا کام ہے کہ توحید کو سمجھیں اور اپنے

اندر خاص تبدیلیاں پیدا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: یہ عبادت کا خاص مہینہ ہے۔ رمضان میں اس کے لیے خاص طور پر کوشش ہونی چاہیے اور اس کے لیے دعا کرنی چاہیے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام زندگی میں جس طرح توحید کے قیام کے لیے کوشش کی اگر ہمیں آپؐ سے محبت کا دعویٰ ہے تو ہمیں اس کے لیے خاص کوشش کرنی پڑے گی۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ رسول کریم ﷺ سے فرماتا ہے اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تُو دنیا کے کونے کونے کے لوگوں کو ڈرا لیکن پہلے اپنے عزیزوں کو ڈرا اس لیے کہ ان کا تجھ پر دہرا حق ہے۔ چنانچہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کی تعمیل میں مکہ کے دستور کے مطابق کوہ صفا پر کھڑے ہو گئے اور مختلف قبائل کا نام لے کر بلانا شروع کیا۔ جب اہل مکہ جمع ہو گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو! اگر میں تم سے یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک بہت بڑا لشکر جمع ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری بات مانو گے؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں ہم آپ کی بات مانیں گے کیونکہ ہم نے ہمیشہ آپ کو راست باز یعنی سچا پایا ہے۔اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لوگو سنو! مَیں تمہیں ایک اہم خبر دیتا ہوں۔ مجھے اللہ کی طرف سے رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔تم اگر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو۔ آپؐ کا یہ کہنا تھا کہ ابولہب جوش سے کہنے لگا کہ نعوذ باللہ تجھ پر ہلاکت ہو۔اتنی سی بات کے لیے تُو نے ہمیں اکٹھا کیا تھا۔ اور اسی طرح دوسرے لوگ استہزا کرتے ہوئے چلے گئے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ایک نبی یا رسول خدا کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے اور اس کا فرقہ لوگوں کو ہونہار اور راست باز، باہمت اور ترقی کرنے والا دکھائی دیتا ہے تو اس کی نسبت موجود قوموں اور فرقوں کے دلوں میں ضرور ایک قسم کا بغض اور حسد پیدا ہو جاتا ہے... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں مشرکوں اور یہودیوں اور عیسائیوں کے عالموں کو حق کے قبول کرنے سے محروم رکھا بلکہ سخت عداوت پر آمادہ کیا۔ لہٰذا وہ اس فکر میں لگ گئے کہ کسی طرح اسلام کو صفحہ دنیا سے مٹا دیں اور چونکہ مسلمان اسلام کے ابتدائی زمانے میں تھوڑے تھے اس لیے ان کے مخالفوں نے مسلمانوں یعنی صحابہ سے سخت دشمنی کا برتاؤ کیا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: جب مخالفت تیز ہوگئی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ نے مکہ والوں کو خدا تعالیٰ کا یہ پیغام پہنچانا شروع کیا کہ اس دنیا کا پیدا کرنے والا خدا ایک ہے۔اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں۔سب نبی توحید کا اقرار کیا کرتے تھے اور اپنے ہم قوموں کو بھی اسی تعلیم کی طرف بلایا کرتے تھے۔تم بھی خدائے واحد پر ایمان لاؤ۔ان پتھروں کے بتوں کو چھوڑ دو یہ بالکل بے کار ہیں۔تم دیکھتے نہیں کہ خدا تعالیٰ کی توحید کو چھوڑ کر تمہارے خیالات بھی گندے اور دل بھی تاریک ہو گئے۔تم کو حلال و حرام کی تمیز نہیں رہی۔اچھے اور برے میں امتیاز نہیں کر سکتے۔اپنی ماؤں کی

بے حرمتی کرتے ہو۔ اپنی بہنوں اور بیٹیوں پر ظلم کرتے ہو اور ان کے حق انہیں نہیں دیتے ہو۔ اپنی بیویوں سے تمہارا سلوک اچھا نہیں۔ یتامیٰ کے حق مارتے ہو اور بیواؤں سے برا سلوک کرتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ خدا کا قرب پانے کے لیے طریقہ یہ ہے کہ ہر حقدار کو اس کا حق دو۔ عورتوں کی عزت کرو اور ان کے حق ادا کرو۔ یتیموں کو اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھو اور ان کی خبر گیری کو اعلیٰ درجہ کی نیکی سمجھو۔ بیواؤں کا سہارا بنو۔ انصاف اور عدل ہی نہیں بلکہ رحم اور احسان کو اپنا شعار بناؤ۔ جب مکہ کے لوگوں کی رغبت اسلام کی طرف بڑھنے لگی تو ایک دن مکے کے سردار جمع ہو کر ابو طالب کے پاس آئے اور کہا کہ آپ ہمارے رئیس ہیں اور آپ کی خاطر ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ نہیں کہتے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ آپ کے ساتھ ہم آخری فیصلہ کریں۔ یا تو آپ اسے سمجھائیں اور پوچھیں کہ آخر وہ ہم سے کیا چاہتا ہے اور اگر اس کی خواہش عزت حاصل کرنے، دولت حاصل کرنے کی ہے تو ہم اس کے لیے تیار ہیں۔ اگر وہ شادی کی خواہش رکھتا ہے تو مکے کی ہر لڑکی جو اسے پسند ہو اسے اس سے بیاہنے کو تیار ہیں۔ ہم صرف اتنا چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے بتوں کو برا کہنا چھوڑ دے۔ اگر وہ ہماری تجویز نہ مانے تو پھر دو باتوں میں سے ایک ہوگی یا آپ کو اپنا بھتیجا چھوڑنا ہوگا یا قوم آپ کی ریاست سے انکار کر دے گی۔

ابو طالب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلا کر کہا: اے میرے بھتیجے! میری قوم میرے پاس یہ پیغام لائی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اے میرے چچا! مَیں یہ نہیں کہتا کہ آپ اپنی قوم کو چھوڑ دیں اور میرا ساتھ دیں۔ لیکن مجھے خدائے واحد لاشریک کی قسم ہے کہ اگر سورج کو میرے دائیں ہاتھ اور چاند کو میرے بائیں ہاتھ پر لا کر کھڑا کر دیں تب بھی میں خدا تعالیٰ کی توحید کا وعظ کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ میں اپنے کام میں لگا رہوں گا جب تک خدا مجھے موت دے دے۔ اخلاص سے بھرا ہوا یہ جواب ابو طالب کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی تھا۔ انہوں نے کہا اے میرے بھتیجے! جا اور اپنا فرض ادا کرتا رہ۔ قوم اگر مجھے چھوڑنا چاہتی ہے تو بے شک چھوڑ دیں میں تجھے نہیں چھوڑوں گا۔

توحید کے قیام کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرامؓ نے کفار مکہ کی طرف سے ہر قسم کے ظلم و ستم کو برداشت کیا۔ کفار مکہ کی طرح آج بھی جن قوموں میں یہ برائیاں ہیں وہ توحید سے دوری کی وجہ سے ہی ہے۔ ہمارا کام ہے کہ توحید کا اعلان کرتے رہیں اور جہاں توحید کے پیغام کو پہنچائیں، وہاں اپنی روحانی اور اخلاقی حالتوں میں بھی ایک واضح تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ نَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَ ادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔